

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 07 اپریل، 1995

انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ۔

بنام۔

میونسپل کارپوریشن ودیگر

[جے ایس ورما اور سجاتاوی منوہر جسٹس صاحبان]

مدھیہ پردیش میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1956-دفعہ 138(b)-ہاؤس ٹیکس-عمارت کی سالانہ قیمت-غیر متزلزل شق-غیر متزلزل شق کا اثر۔

آئین ہند-دفعہ 141-طریقہ کار-آیا اس عدالت کے پہلے فیصلے کو اس عدالت کے شریک مساوی بیچ کے ذریعے خارج کیا جاسکتا ہے۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ نے مختلف ریاستوں کے دیگران قوانین کی اسی طرح کی توضیحات پر اس عدالت کے کچھ دیگران فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے جہاں مدھیہ پردیش میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی طرح کوئی غیر مستقل شق نہیں تھی، یہ نظریہ اختیار کیا کہ میونسپل کارپوریشن، اندور ودیگران بنام شریمتی رتنا پر بھادویگراں، [1977] 1 ایس سی آر 1017 میں اس عدالت کا فیصلہ اس پر پابند نہیں تھا حالانکہ اس کا تعلق اسی شق کی تعمیر سے تھا۔

عدالت عالیہ کے فل بیچ نے ڈویژن بیچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔

مکمل بیچ کے فیصلے سے متاثر ہو کر درخواست گزار نے موجودہ عرضی کو ترجیح دی۔

عرضی کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. ایم پی میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی تعمیر کے بارے میں اس عدالت کا واحد براہ راست فیصلہ رتنا پر بھادویگراں کا معاملہ ہے اور یہ اس عدالت کے دیگر فیصلوں کو ممتاز کرتا ہے جس میں دیگر قوانین میں اسی طرح کی شق کی تعمیر اس بنیاد پر شامل تھی کہ ان میں ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی طرح غیر متزلزل شق شامل نہیں تھی۔

کارپوریشن آف کلکتہ بنام شریعتی پدم ودیگراں، [1962] 3 ایس سی آر 49؛ دیوان دولت رائے کپور وغیرہ وغیرہ بنام نئی دہلی میونسپل کمیٹی ودیگروغیرہ۔، [1980] 2 ایس سی آر 607؛ ڈاکٹر بلیر سنگھ ودیگراں وغیرہ وغیرہ بنام میونسپل کارپوریشن، دہلی ودیگراں، [1985] 2 ایس سی آر 439 اور موروی میونسپلٹی بنام ریاست گجرات ودیگراں، [1993] 2 ایس سی آر 803، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. صرف تین ججوں کی بنچ، بعد کے فیصلوں میں رتنا پر بھا کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کو خارج نہیں کر سکی اور اس لیے، بعد کے کسی بھی فیصلے کو اس طرح نہیں پڑھا جا سکا کہ اس کا اثر پڑے۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے واضح طور پر یہ نظریہ اختیار کرنے میں غلطی کی کہ رتنا پر بھا کے معاملے میں اس عدالت کا فیصلہ اس پر پابند نہیں تھا۔ ایسا کرتے ہوئے، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کچھ ایسا کیا جو اس عدالت کے بعد کے شریک مساوی بنچ نے بھی نہیں کیا اور نہ ہی کر سکے۔

3. کیشو ملز کمپنی لمیٹڈ میں اس عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے اشارہ کیا گیا معیار موجودہ معاملے میں مطمئن نہیں ہے؛ اس لیے رتنا پر بھا کے معاملے میں فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

کیشو ملز کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی، [1965] 2 ایس سی آر 908، کا حوالہ دیا گیا۔
اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) 7504، سال 1995۔
سی آر نمبر 405، سال 1992 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 28.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، ایس کے پوری اور ایچ کے پوری درخواست گزاروں کی طرف سے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کو سنا گیا۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی فل بنچ کے متنازعہ فیصلے نے میونسپل کارپوریشن، اندور اور دیگر بنام شریعتی رتنا پر بھا دھنڈا، اندور ودیگر، (1989) ایم پی ایل جے 20 میں ڈویژن بنچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس خصوصی اجازت عرضی میں چیلنج فل بنچ کے فیصلے کی درستگی کے لیے ہے۔ اس میں شامل سوال مدھیہ پردیش میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1956 (مختصر طور پر "ایم پی ایکٹ") کی دفعہ 138(b) کی تعمیر سے متعلق ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"کسی بھی عمارت کی سالانہ قیمت اس وقت کے لیے کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود ہوگی جسے مجموعی سالانہ کرایہ سمجھا جاتا ہے جس پر ایسی عمارت، اس کے ملحقہ سامان اور کوئی بھی فرنیچر جو اس کے ساتھ استعمال یا لطف اندوز ہونے کے لیے دیا جاسکتا ہے، جائزے کے وقت معقول طور پر سال بہ سال کرائے جانے کی توقع کی جاسکتی ہے، مرمت کی لاگت کے لیے دس فیصد کے کسی بھی الاؤنس کو کم کرنا اور اس طرح کے مجموعی سالانہ کرایہ کو کم کرنے کے لیے کسی ریاست میں عمارت کو برتخمینہ کاری رکھنے کے لیے ضروری دیگر تمام اخراجات کے لیے۔

(زور دیا گیا)

عدالت عالیہ میں معاملہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی درست تعمیر پر میونسپل کارپوریشن، اندور و دیگر بنام شریعتی رتنا پر بھاو دیگر، [1977] 1 ایس سی آر 1017 میں اس عدالت کے 3 ججوں کی بنچ کے براہ راست فیصلے کے اختیار کے ذریعے مکمل نہیں کیا جا رہا تھا۔ نہیں۔ اس عدالت کا دوسرا براہ راست فیصلہ اس کے برعکس ہے۔ تاہم، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے ان ہی فریقین کے درمیان بعد کے معاملے میں اسی شق کی تعمیر پر اس عدالت کے کچھ دیگر ان فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے ایک مختلف نظریہ اختیار کیا جس میں دوسری ریاستوں میں لاگو کچھ دیگر ان قوانین میں اسی طرح کے التزام کے تناظر میں فیصلے کے لیے سوال پیدا ہوا جہاں ایم پی ایکٹ کی طرح کوئی غیر متزلزل شق نہیں تھی۔ ڈویژن بنچ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کا فیصلہ اس پر پابند نہیں تھا حالانکہ یہ اسی شق کی تعمیر سے متعلق ہے، یعنی ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کیونکہ یہ دیوان دولت رائے کپور وغیرہ میں شریک مساوی بنچوں کے ذریعے اس عدالت کے بعد کے فیصلوں سے متصادم تھا۔ وغیرہ بنام نئی دہلی میونسپل کمیٹی و دیگر وغیرہ۔، [1980] 2 ایس سی آر 607 اور ڈاکٹر بلیر سنگھ و دیگر وغیرہ بنام میونسپل کارپوریشن، دہلی و دیگر، [1985] 2 ایس سی آر 439۔ اس کے مطابق، یہ اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کا فیصلہ اب اس پر پابند ہونے والا مناسب قانون نہیں ہے۔ اس صورتحال نے ڈویژن بنچ کے نقطہ نظر کی درستگی پر غور کرنے کے لیے فل بنچ کی ضرورت کو جنم دیا۔ فل بنچ نے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو خارج کر دیا ہے۔ ہماری رائے میں، فل بنچ کا خیال درست تھا کہ رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ کو پابند کرتا ہے۔ خصوصی اجازت کی درخواست پر غور کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے جو عدالت عالیہ کے فل بنچ کے فیصلے کو چیلنج کرتی ہے۔

ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی تعمیر پر اس عدالت کا واحد براہ راست فیصلہ، جس سے ہمارا تعلق ہے، رتنا پر بھا (اوپر) ہے۔ اس نے کارپوریشن آف کلکتہ بنام شریعتی پدم دیتی و دیگر،

[1962] 3 ایس سی آر 49 میں پہلے کے فیصلے کا حوالہ دیا اور اسے اس بنیاد پر ممتاز کیا کہ کلکتہ میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1923 کی دفعہ (a) 127 جس پر پدم دیبی (اوپر) میں فیصلہ مبنی تھا، ایم پی ایکٹ کی دفعہ (b) 138 کی طرح غیر متزلزل شق پر مشتمل نہیں تھا۔ اس عدالت کے دوسرے سابقہ فیصلے جن میں دیگر ان قوانین میں اسی طرح کی دفعات کی تعمیر شامل تھی، انہیں بھی رتنا پر بھا (اوپر) میں حوالہ دیا گیا اور ممتاز کیا گیا؛ اور اس کے بعد اسے درج ذیل قرار دیا گیا:

"جیسا کہ کہا گیا ہے، ایکٹ کے دفعہ 138 کی شق (b) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی عمارت کی سالانہ قیمت "فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود" مجموعی سالانہ کرایہ سمجھی جائے گی جس کے لیے عمارت سے "تخمینہ کاری کے وقت معقول طور پر سال بہ سال کرائے پر دینے کی توقع کی جاسکتی ہے"۔ اگرچہ اس لیے قانون کا تقاضہ یہ ہے کہ معقول کرایہ کی قیمت عمارت کی سالانہ قیمت کا تعین کرے، لیکن یہ بھی خاص طور پر فراہم کیا گیا ہے کہ "فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود" ایسا ہو گا۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ قانون کی دفعہ 138 کی شق (b) کی توضیحات کی مناسب تشریح ہوگی کہ یہ مانا جائے کہ ایسی صورت میں جہاں مدھیہ پردیش رہائش کنٹرول قانون کی دفعہ 7 کے تحت کسی عمارت کا معیاری کرایہ طے کیا گیا ہے، اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ دھوکہ دہی یا ملی بھگت ہوئی ہے، یہ اس کی معقول کرایہ کی قیمت ہوگی، لیکن، جہاں ایسا نہیں ہے، اور عمارت کو کبھی باہر نہیں چھوڑا گیا ہے اور اس انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے جہاں اس کا معیاری کرایہ طے کرنے کا سوال پیدا نہ ہو، مدھیہ پردیش رہائش کنٹرول ایکٹ، 1961 کی توضیحات کی پرواہ کیے بغیر اس کا معقول کرایہ طے کرنا جائز ہوگا۔ یہ نظریہ، ہماری رائے میں، شق (b) میں غیر متزلزل شق کو اس کی دوسری شق کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب اثر دے گا کہ کرایہ کی قیمت "معقول" ہونی چاہیے۔

ہم پدم دیبی کے معاملے (اوپر) میں فیصلے بذریعے گزر چکے ہیں۔ وہاں احاطے کرایہ پر تھے اور کلکتہ میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1923 کی دفعہ (a) 127 میں کوئی غیر متزلزل شق شامل نہیں تھی۔ کہ اس دفعہ میں، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ فراہم کیا گیا تھا کہ سالانہ قیمت مجموعی سالانہ کرایہ سمجھی جائے گی جس پر زمین یا عمارت تخمینہ کاری کے وقت "معقول طور پر سال بہ سال کرایہ پر دینے کی توقع کی جاسکتی ہے"۔ اس عدالت نے لفظ "معقول" کی اہمیت کا جائزہ لیا اور فیصلہ دیا کہ تعزیراتی قانون سازی کے ذریعے مقرر کردہ حدود سے باہر کرایہ کے تعین کو معقول سمجھنا متضاد ہوگا۔ یہ نظریہ ریٹنٹ کنٹرول ایکٹ کی توضیحات کے حوالے سے لیا گیا تھا جس نے زیادہ کرایہ لینے کی سزا دی تھی، اور اسے ناقابل واپسی بھی بنا دیا تھا۔ اگرچہ، اس لیے، ہم پدم دیبی کے معاملے (اوپر) میں

اٹھائے گئے اس نظریے سے قرارداد ہیں کہ ریٹ کنٹرول ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ حدود سے باہر کرایہ کے تعین کو معقول سمجھنا مناسب نہیں ہوگا، لیکن یہ ماننا دفعہ (b) 138 کی مناسب تشریح نہیں ہوگی کہ چونکہ ویرم لاج کے سلسلے میں ابھی تک کوئی معیاری کرایہ طے نہیں کیا گیا ہے، اس لیے میونسپل کمشنر کو عمارت کی سالانہ قیمت کا تعین کرنے کے لیے ایک اور مناسب معیار اپنانے کا جواز پیش کیا گیا۔ درحقیقت ایکٹ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے کمشنر کے لیے مدھیہ پر دیش رہائش کنٹرول ایکٹ کی توضیحات پر عمل کرنا لازمی ہو، حالانکہ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور سالانہ قیمت کو کسی بھی معیاری کرایہ تک محدود کرنا ہے جو اس ایکٹ کے تحت عمارت کو مل سکتا ہے۔

XXX

XXX

XXX

عدالت عالیہ نے کلکتہ میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1923 کی دفعہ 127، ایکٹ کی دفعہ (b) 138 کے الفاظ کے درمیان فرق کو صحیح طریقے سے نہیں سمجھا، اور یہ سوچنے میں غلطی کی کہ یہ عملی طور پر پدم دیہی کے معاملے سے ملتا جلتا ہے۔

(ایس سی آر کے صفحات 1019-20 پر)

(زور دیا گیا)

دیوان دولت رائے (اوپر) میں، اس عدالت کے ایک اور 3 جج بنچ نے پنجاب میونسپل ایکٹ، 1911 میں اسی طرح کی شق کی تشریح کرتے ہوئے رتنا پر بھا (اوپر) میں فیصلے کا حوالہ دیا اور اسے اس بنیاد پر ممتاز کیا کہ پنجاب میونسپل ایکٹ کی متعلقہ شق میں کوئی غیر متزلزل شق نہیں تھی اور اس لیے رتنا پر بھا (اوپر) میں فیصلے کا کوئی اطلاق نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرتے ہوئے ایم پی ایکٹ کی دفعہ (b) 138 میں غیر متزلزل شق کے وجود کی بنیاد پر رتنا پر بھا (اوپر) میں لیے گئے نقطہ نظر کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا لیکن اس کا اثر رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے پر نہیں پڑ سکتا کیونکہ بعد میں شریک مساوی بنچ اسے کالعدم نہیں کر سکتا تھا اور اسے صرف ایک بڑے بنچ کو دوبارہ غور کے لیے بھیج سکتا تھا، جو اس نے نہیں کیا۔

دہلی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1957 اور پنجاب میونسپل ایکٹ 1911 میں متعلقہ دفعات

کے تقریباً ایک جیسے ہونے کی نشاندہی کرنے کے بعد ڈاکٹر بلیر سنگھ (اوپر) کے معاملے میں دیوان

دولت رائے (اوپر) کے فیصلے کے بعد ایک اور 3 رکنی بنچ نے فیصلہ سنایا۔ اس میں رتنا پر بھا (اوپر)

میں اس عدالت کے فیصلے کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔

حال ہی میں، موروی میونسپلٹی بنام ریاست گجرات و دیگر ایں، [1993] 2 ایس سی آر 803 میں اس عدالت کی ایک اور 3 ججوں کی بنچ نے گجرات میونسپلٹی ایکٹ، 1963 تو ضیعات کے حوالے سے اسی سوال پر غور کیا۔ اس نے پہلے کے فیصلوں کا حوالہ دیا اور اشارہ کیا کہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) میں "کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود" غیر متزلزل شق کی موجودگی نے رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے کو ممتاز کیا؛ اور چونکہ گجرات ایکٹ میں ایسی غیر متزلزل شق نہیں تھی کہ فیصلے کا گجرات ایکٹ پر کوئی اطلاق نہ ہو۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی تعمیر سے متعلق رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے کو ہمیشہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) میں غیر متزلزل شق کی موجودگی کی بنیاد پر سمجھا اور جائز قرار دیا گیا ہے اور بعد کے فیصلوں نے اسے اس بنیاد پر ممتاز کیا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی بنیاد پر پدم دتبی (اوپر) میں فیصلے کو رتنا پر بھا (اوپر) میں ہی ممتاز کیا گیا تھا۔ یہ بھی واضح ہے کہ 3 ججوں کی بنچ صرف بعد کے فیصلوں میں رتنا پر بھا، [1977] 1 ایس سی آر 1017 میں اس عدالت کے فیصلے کو خارج نہیں کر سکی اور اس لیے، بعد کے کسی بھی فیصلے کو اس طرح نہیں پڑھا جاسکا کہ اس کا اثر پڑے۔ 1989 میں عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ ایم پی ایل جے 20 نے واضح طور پر یہ نظریہ لینے میں غلطی کی تھی کہ رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کا فیصلہ اس پر پابند نہیں تھا، ایسا کرتے ہوئے، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کچھ ایسا کیا جو اس عدالت کے بعد کے شریک مساوی بنچ نے بھی نہیں کیا اور نہ ہی کر سکے۔ 1989 ایم پی ایل جے 20 میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی طرف سے لیا گیا نظریہ سابقہ قانون اور آئین ہند کے آرٹیکل 141 کی مکمل غلط فہمی پر آگے بڑھتا ہے، جس کا اس نے حوالہ دیا تھا۔ لیکن اس حقیقت کے لیے کہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کا نظریہ سابقہ قانون اور آئین کے آرٹیکل 141 کی غلط فہمیوں پر مبنی ہے، اسے عدالتی نظم و ضبط میں انحراف کی تنقید سے بے نقاب کیا جائے گا۔ لہذا، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو مکمل بنچ نے متنازعہ فیصلے میں درست طریقے سے خارج کر دیا۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا دوسرا بیان رتنا پر بھا، [1977] 1 ایس سی آر 1017 میں اس عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست ہے، جو صرف اس عدالت میں پیدا ہو سکتا ہے اور عدالت عالیہ میں دستیاب نہیں تھا۔ رتنا پر بھا (اوپر) میں فیصلہ، جو کہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ 138(b) کی تعمیر سے متعلق اس عدالت کا واحد براہ راست فیصلہ ہے، طویل عرصے تک اس میدان میں رہا ہے اور اس کے بعد سے ریاست مدھیہ پر دیش میں سالانہ قیمت تخمینہ کاری کی بنیاد بنا ہے۔ یہ فیصلہ ایم پی ایکٹ میں غیر متزلزل شق کی موجودگی پر مبنی ہے اور اس بنیاد پر پدم دتبی (اوپر) میں پہلے کے بڑے

بچ کے فیصلے کو ممتاز کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ رتنا پر بھا (اوپر) میں اس عدالت کی طرف سے لیا گیا نظریہ ایم پی ایکٹ کی دفعہ (b) 138 کی معقول طور پر جائز تعمیر ہے۔ اس عدالت کے بعد کے فیصلوں میں رتنا پر بھا (اوپر) کو ہمیشہ ممتاز کیا گیا تھا اور کسی بڑے بچ نے اسے دوبارہ غور کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ اس طرح رتنا پر بھا (اوپر) میں فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کی اب کوئی بنیاد نہیں ہے۔

کیشو ملز کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی نار تھ، [1965] 2 ایس سی آر 908 میں، اس سلسلے میں صحیح نقطہ نظر کا اشارہ کیا گیا تھا "جیسا کہ ذیل میں ہے:-

"..... تاہم، اس موروثی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، یہ عدالت فطری طور پر کچھ معقول حدود عائد کرنا چاہے گی اور اپنے پہلے فیصلوں پر نظر ثانی اور نظر ثانی کی درخواستوں پر غور کرنے سے گریزاں ہوگی، جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ ایسا کرنے کی مجبور کرنے والی اور ٹھوس وجوہات ہیں۔ جب اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اس عدالت کے ذریعے پہلے سے لیے گئے نقطہ نظر کا جائزہ لیا جائے اور اس پر نظر ثانی کی جائے تو ضروری نہیں کہ اس طرح کے جائزے اور نظر ثانی کے لیے یہ مناسب وجہ ہو کہ اگرچہ پہلے کا نظریہ معقول طور پر ممکنہ نظریہ ہے، لیکن متبادل نظریہ جو بعد کے موقع پر دیا جاتا ہے وہ زیادہ معقول ہے۔ اپنے پہلے فیصلے کا جائزہ لینے اور اس پر نظر ثانی کرنے میں، اس عدالت کو خود سے پوچھنا چاہیے کہ کیا عوامی سامان کے مفاد میں یا کسی اور جائز اور لازمی وجوہات کی بنا پر، یہ ضروری ہے کہ پہلے کے فیصلے پر نظر ثانی کی جائے۔"

(ایس سی آر کے صفحہ 921 پر)

(زور دیا گیا)

ہماری رائے میں، اس عدالت کے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کے لیے کیشو ملز (اوپر) میں اشارہ کیا گیا معیار موجودہ معاملے میں مطمئن نہیں ہے اور اس لیے ہم رتنا پر بھا میں فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کی درخواست پر غور کرنے سے قاصر ہیں۔

اس لیے خصوصی اجازت کی درخواست مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر خارج کر دی جاتی ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔